افکاروتاثرات

مولوی عبدالقیوم مدنی متعلم دورہ حدیث دارالعلوم حقانیہ

مولوی مسعود احمد متعلم دورہ حدیث' دارالعلوم حقانیہ

آج کا مسلمان: نہ جانے مسلمان کس غلطی کا شکار ہوا ہے برسوں دنیا پر راج کرنے والا آج کسی اور کا غلام بنا ہوا ہے۔ اگر آپ مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ زندگی کو جب تاریخ کے اوراق میں دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم عزت وعظمت، شان وشوکت، دبدبہ وحشمت کے تنہا مالک رہے ہیں لیکن اگر آپ ان اوراق سے ہٹ کر موجودہ حالات کا مشاہدہ کریں تو ہم انتہائی ذلت، افلاس وناداری میں مبتلا نظر آتے ہیں، نہ زور ہے نہ زر ہے' نہ طاقت ہے نہ دولت، نہ شان ہے نہ شوکت، نہ باہمی اخوت واُلفت، نہ عادات اچھے، نہ اخلاق اچھے، نہ اعمال اچھے نہ کردار اچھا، بُرائی ہماری عادت اور بھلائی سے دوری فطرت۔ اغیار ہماری اس زبوں حالی پر خوش ہیں اور مذاق اُڑاتے ہیں۔ لیکن یہ کافی نہیں خود ہمارے جگر گوشے نئی تہذیب کے دلدادہ نوجوان، اسلام کے مقدس اصولوں کو فرسودہ مان کر ان کا تمسخر اُڑاتے ہیں، اسلام کی ہر بات پر تنقیدی نظر ڈالتے ہیں اور شریعت مقدسہ کو (العیاذ باللہ) نہ قابل عمل اور بیکار سمجھتے ہیں۔ عقل حیران ہے کہ جس قوم نے تشنہ دنیا کو سیراب کیا آج وہ خود کیوں پیاسی ہے؟ اور جس مسلمان قوم نے دنیا کو تہذیب وتمدّن کا سبق پڑھایا آج وہ کیوں قلاش ہوگئی ہے؟ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے ٹھیک فرمایا تھا ''کہ مسلمانوں کی ایک نسل ایسی آئے گی جن کے پاس صرف نعرہ رہ جائیگا (اسلام زندہ باد) وہ نسل اپنی تاریخ سے آگاہ نہیں ہوگی اور اس کو یہ بتلانے والا بھی کوئی نہ ہوگا کہ اسلام کے پاسبان اور علمبردار کون تھے؟'' ایک وہ مسلمان حکمران تھے جو اسلام کے دیوانے تھے، اور آج کے مسلمان حکمران یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان میں مائیکل جیکسن اور میڈونا کلچر کو لانا چاہتے ہیں۔

دوسری طرف مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر ناامیدی پیدا ہوتی ہے، کیونکہ اسلامی خلافت کے بعد ۱۹۲۳ء میں مصطفیٰ کمال اتاترک نے اصلاحات کے عنوان سے اسلام اور اس کی ابدی صداقتوں کو مٹانے کے لئے جو اقدامات شروع کیے اس میں عربی رسم الخط تبدیل کر کے رومن رسم الخط استعمال کیا گیا، عربی زبان سیکھنے پر پابندی لگا کر علماء اور دین دار مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ اسلام کی ابدی حقیقتوں کی قبا چاک کرنے والا ترک ناداں فرنگی کھائی میں گرا اور گرتا چلا گیا۔ آج کے مسلمان کا یہ حال دیکھ کر دل خون کے آنسوں روتا ہے۔ ہمارے اور اُن کے درمیان یہی سب سے بڑا فرق ہے کہ ہم عصمتوں کے پاسبان ہیں اور وہ عصمتوں کے بیوپاری۔ عکرہ کے پادری نے ٹھیک کہا تھا ''کہ اس حقیقت کو مت بھولو کہ مسلمان انتہا پسند قوم ہے۔ مسلمان غداری پر آتا ہے تو اپنے بھائیوں کی گردن پر چُھری چلا دیتا ہے مگر اس میں جب قومی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو اپنی گردن کاٹ کر گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا کرتا ہے'' یہ تو اسلام کی صداقت ہے کہ اس پر جتنے حملے ہوئے اس نے سب برداشت کیے اگر اسلام کے علاوہ کوئی اور دین یا مذہب ہوتا تو اس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہتا